ان آدم فتخر بی و انا افتخر برجل من امتی اسمہ نعمان و کنیتہ ابو حنیفہ وھو سراج امتی

الحمد للہ والمنہ در این ایام مسرت انضمام کہ این رسالہ لطیفہ و نسخہ شریفہ مسمّٰی بہ

فضائل ابو حنیفہ رح

باہتمام تمام بندہ اثیم محمد ابراہیم خلف احمد قلندر صاحب

در مطبع نامی احمد قلندر مدراس بحلیۂ طبع در بر کرد

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

شکر و احسان ہی خدای پاک کا — آدمی جسنے بنایا خاک کا

آسمان اوسنے بنایا بے ستون — جس مین تارے ہین بہت حد سے فزون

چاند سورج سے جہان روشن کیا — راتدن گردش مین دونون کو رکہا

انبیا بہیجے ہدایت کے لئے — اولیا جنکے ہوئے ہین فیض سے

سب سے بہتر ہین محمد مصطفےٰ — فخرِ عالم سید ہر دوسرا

تا قیامت ہو جیو اپر سلام — اور اونکے آل و یاران پر تمام

اور جتنے مجتہد ہین دین کے — رحمتِ حق حشر تک اونپر رہے

بعد اوسکے جاننا چاہئے کہ کئی برس پہلے اس عاجز نے بعض احباب کی فرمایش سے فقہ اکبر کا ترجمہ اردو زبان مین کیا تھا۔ وہ ترجمہ کئی مرتبہ چھپا مگر صاحبان چھاپہ نے اسکی صحت مین جیسا کہ چاہئے اہتمام نہ کیا لہذا اندنون مین برادر دینی اور دوست قدیمی زبدہ کونین حاجی محمد حسین صاحب نے اصرار کیا کہ بعضے حالات حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ کی بہی تیمناً و تبرکاً اس ترجمہ کی ادا مین لکہی جائین تا اس مرتبہ یہ رسالہ

اکمال صحت کے ساتھہ واسطے فایدہ مسلمان بھائیونکی چھاپہ کیا جاوے۔ ہرچند
فضل وکمال امام صاحب کے سارے جہان پر روشن ہین اور صدہا کتابین آپ کے
مناقب مین موافق ومخالف مذہب سے تصنیف ہین لیکن بعضے دشمنون اور
کتنے متعصبون شافعی مذہب نے امام پر طعن بھی کئے ہین اور اس زمانہ مین بھی مبتدعین نے
اماموں کے حق مین زبان درازی شروع کی ہے خصوص ہمارے امام کی شان مین
لہذا یہہ عاجز آپ کا صحیح حال اکثر شافعی مذہب کی کتابون سے لکھتا ہے تا کسی مبتدع
کو یہہ گمان نہو کہ اپنی مذہب والون کا مبالغہ ہی خدایا ان بزرگونکی تصدق سے
اس عاجز کی عاقبت بخیر کر اور جو اس ترجمہ کا باعث ہی اور جو نیک نیتی سے مطالعہ
کرے اون سب کی مرادین حاصل کر۔ اب یہان سے سنا چاہیے کہ امام اعظم کا
نام نعمان بن ثابت ہی اور کنیت ابو حنیفہ اور نسب مین اختلاف ہی تہذیب الکمال
مین احمد بن عبد اللہ سے منقول ہی کہ وہ کہتے تھے مجھہ سے کہا میرے باپ شاذان
مروزی نے کہ سنا مین نے اسمٰعیل سے وہ کہتے تھے مین بیٹا ہون حماد بن نعمان بن
ثابت بن مرزبان کا فارس کی احرار لوگون سے واللہ ہمارے بزرگون سے
کوئی کبھی غلام نہ تھا میرے دادا ثابت کو اونکے باپ حضرت علیؓ کے پاس لے
گئے تھے آپنے دعای برکت اونکی اور انکی ذریت کی واسطے فرمائے ہم کو امید ہے
کہ اللہ تعالی نے اونکی دعا ہمارے حق مین قبول کی اور یہہ وہی مرزبان ہی کہ جسنے
نوروز کے دن حضرت علیؓ کے پاس فالودہ ہدیہ بھیجا تھا آپنے فرمایا نیرو زنا
کل یوم ہمارا ہر دن نوروز ہی اور تواریخ ابن خلکان مین لکھا ہے نعمان بن
ثابت بن زوطا بن ماہ کابل کے لوگون سے ہین احمد بن اسحق کہتے ہین زوطا غلام

آزاد تھے بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کی اور معدن الیواقیت مین اور چند قول بھی لکھے ہین
حقیقت حال کی اللہ جانے واقدی اور سمعانی نے امام ابو یوسف سے نقل کیا ہی کہ
امام اعظم سن اسّی مین پیدا ہوئے اور اتفاق ہی محدثین اور مورخین کا کہ امام کے
زمانے مین کتنے اصحاب تھے ایک اونسے انس بن مالک کہ بصرہ مین سب اصحاب
کے بعد سن اکانوے یا ترانوے یا سانوے برس کے ہو کر حجاج
کے مرنے سے دو برس پہلے دنیا سے تشریف لے گئے اونکے وفات کے وقت امام
گیارہ یا تیرا برس کے تھے کذا فی مدینۃ العلوم ومعدن الیواقت واعلام الاخیار وغیرہا
کہتے ہین امام نے حضرت انس سے تین حدیثین روایت کی ہین **حدیث پہلی**
طَلَبُ العِلمِ فَرِیضَۃٌ عَلیٰ کُلِّ مُسلِمٍ علم کا ڈہونڈہنا ہر مسلمان پر فرض ہی **حدیث**
دوسری اِنَّ اللہَ یُحِبُّ اِغَاثَۃَ اللَّہفَانِ بیشک اللہ دوست رکھتا ہی فریاد
رسی غمگین کی **حدیث تیسری** لَو وَثِقَ العَبدُ بِاللہِ تَعَالیٰ ثِقَۃَ الطَّیرِ
لَرَزَقَہُ کَمَا یَرزُقُ الطَّیرَ تَغدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا اگر اعتماد کرتا بندہ
اللہ پر جیسا پرندہ رکھتا ہی بیشک رزق پہونچاتا اللہ جیسا پرندہ کو دیتا ہی صبحکو خالی
پیٹ جاتا ہے شام کو کھا کر پھرتا ہی کذا فی الطحاوی دوسرے عبد اللہ بن ابی اوفی
بن علقمہ کوفی مین سن چھیاسی یا ستاسی مین سب اصحاب کے پیچھے رحلت فرما
ہین انکی آخر وقت مین امام چھ یا سات برس کے تھے ابن حجر اپنے مختصر مین لکھتے
ہین پانچ برس کا سن سماع حدیث معتبر ہی لہذا اسمٰعیل بخاری نے محمود بن ربیع
کی روایت پانچ برس کے سن کی قبول کی ہی امام نے اونسے یہہ روایت کی ہی مَن
بَنیٰ لِلّٰہِ مَسجِدًا وَلَو کَمَفحَصِ قَطَاۃٍ بَنَی اللہُ لَہٗ بَیتًا فِی الجَنَّۃِ

خدا کے واسطے مسجد بنائی اگرچہ لوی کے گہونسلے برابر ہو اللہ اوسکے لئے جنت مین گھر
بنایگا کذا فی الطحطاوی تیسری سہل بن سعد ساعدی کہ مدینہ مین سب اصحاب کے
بعد آخر سن اٹھاسی یا اکانوے مین جنت کو تشریف لے گئے ہین اونکے آخر عہد
مین امام آٹھہ یا گیارہ برس کے تھے مدینۃ العلوم مین مذکور ہی امام نے انکا زمانہ
مقرر پایا لیکن روایت نہین کی چوتہی ابو طفیل عامر بن واثلہ کہ مکہ مین سارے
جہان کے اصحاب کے بعد سن ایکسو دو مین رحلت فرما ہوئے ہین اور پہلا حج امام نے
سن چھیانوے ہجری سولہ برس کی عمر مین کیا ہی ملاقات نہ کرنا امام کا ابو طفیل سے کہ
وہان مین ایک صحابی اسوقت باقی رہے تھے اور لوگ اصحاب کو ڈہونڈکر ملاقات
کرتے تھے نہایت مستبعد ہی ان چار اصحاب کا ہونا امام کے وقت مین متفق علیہ ہے
بلکہ علامہ کفوی کہتے ہین کہ ان چارون سے روایت بہی ثابت ہی اور امام نووی
شافعی تہذیب الاسما مین اور یافعی شافعی اپنے تاریخ مین لکھتے ہین کہ سوا ان
چار کے اور چند اصحاب کے ہونے مین امام کے وقت اور روایت کرنے مین امام کے
اولسے لوگون کو شک ہی از انجملہ معقل بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن
انیس اور عایشہ بنت عجرد اور بعضے واثلہ بن الاسقع اور عبد اللہ بن جزء کو بہی ذکر
کرتے مین طحطاوی مین لکہا ہی امام فرماتے ہین کہ چودہ برس کا تہا کہ عبد اللہ بن انیس
سن چورانوے مین کوفے مین آئے مین نے اونسے یہہ حدیث سنی حُبُّكَ الشَّيْءَ
يُعْمِي وَيُصِمُّ دوستی چیز کی اندہا بہرا کر دیتی ہے یعنے اوسکی عیب دیکہنے سننے سے

عایشہ بنت عجرد سے امام نے یہ حدیث روایت کی ہی اَكْثَرُ جُنْدِ اللهِ فِي
الأرض الجراد لا آكله ولا أحرمه بڑا لشکر اللہ کا زمین مین ٹڈیان ہین

اور انصار سے اور جو اونکے تابع ہین نیک بات مین خوش ہی اللہ اونسے اور وہ ا
سے اور وہ تیار کر رکھے ہین اللہ نے اونکے لئے باغ جنکے نیچے نہرین بہتی ہین غرض
مرتبہ تابعی ہونے کا چارون مجتہد سے انہین کے واسطے خاص ہے اسواسطے کہ ا
مالک سن ترانوے یا چورانوے یا ستانوے مین پیدا ہوئے ہین اور لڑکائی مین
انکا تشریف فرما ہونا مکے مین ثابت نہین تا احتمال ہو ابو طفیل سے ملاقات کا
ابن صلاح نے تصریح کی ہے کہ امام مالک تبع تابعین سے ہین کہ اونکو کسی صحابی
ملاقات نہین ہوئی اور امام شافعی شاگرد امام مالک کے سن ڈیڑھ سو مین پ
ہوئے اور امام احمد بن حنبل شاگرد امام شافعی کے ایک سو چونسٹھہ مین پیدا
ان دونون صاحبون کے زمانے مین تو کسی طرح صحابی کے ہونیکا احتمال نہین کہ
سن ایک سو دو کے بعد کوئی صحابی آدمیون سے روی زمین پر باقی نہ رہا پس ثابت ہ
کہ امام اعظم کا مرتبہ اور ائمہ مجتہدین سے نہایت برتر ہے اور داخل ہین قرن
ثانی مین بموجب اس حدیث شریف کے خیرکم قرنی ثم الذین یلونهم
ثم الذین یلونهم یعنے بہتر تم سے ہمارے زمانے والے ہین پھر جو اونکے پیچھے
آوین پھر جو اونکے پیچھے آوین یعنے زمانہ ہمارا اور ہمارے اصحاب کا بہتر ہے پھر زمانہ تا
کا پھر اونکے دیکھنے والون کا جو تبع تابعین کہلاتے ہین علامہ کفوی کہتے ہین
امام تابعین کے زمانہ مین مجتہد تھے کہ علم دین کے تعلیم فرماتے تھے اور تابعین
کبار سے مناظرہ کرتے تھے چنانچہ مناظرہ اونکے شعبہ سے نذر بالمصحف مین مشہور
اور اجماع تابعین کا انکے وقت مین بغیر آپ کے معتبر نہ تھا امام فرماتے ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اور اصحاب کا فرمانا ہمارے سر اور آنکھون پر مسلم ہے

نکے تابعین سے منقول ہی اونکا اور ہمارا قول برابر ہی اور ہم اور وہ برابر یعنی اونکی بات
ہم پر مان لینا واجب نہین اس کلام سے بھی آپ کا تابعی ہونا نکلتا ہی اور مسند
خوارزمی مین سیف الایمہ سائلی سے نقل ہے امام نے چار ہزار تابعین سے علم سیکھا ہی
اور آپ سبب کمال احتیاط کی جو مسئلہ قرآن وحدیث سے نکالتے جب تک
سب اساتذہ پسند نہ کرتے اوسکی اجازت نہ دیتے نقل ہی کہ جب کوفے کے
مسجد جامع مین مسند افادہ پر بیٹھے ہزار شاگرد آس پاس تھے اونمین سے چالیس
شاگرد وحید مجتہد قریب حاضر رہتے جو مسئلہ استخراج کرتے اونسے مناظرہ اور مشورہ
کرتے اور حدیثون اور اصحابون کے قول کو جو جسکو یاد ہوتا سنتے اور جو آپ کو یاد
ہوتا فرماتے جب خوب چھن چھناکر مہینے دو مہینے کے بعد ٹھیک ہوجاتا تب حکم
فرماتے خطیب نے تاریخ بغداد مین لکھا ہی امام نے علم سیکھا ہی حماد بن سلیمان
اور عطا بن ابی رباح اور ابی اسحق شعبی اور ہاشم بن حبیب اور محمد بن المنکدر وغیرہم
ہین کبار سے لیکن نسبت شاگردی کی حماد کے طرف مشتہر ہی حماد شاگرد ہین ابراہیم
نخعی کے وہ شاگرد ہین علقمہ اور اسود اور شریح قاضی کے یہہ تینون شاگرد ہین حضرت
عمر اور حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود کے امام نووی تہذیب مین نقل کرتے ہین
کہ ایک مرتبہ امام ابوجعفر بادشاہ کے پاس گئے اوسنے پوچھا آپنے کس سے علم سیکھا
کہا حماد سے انہون نے ابراہیم نخعی سے انہون نے حضرت عمر حضرت علی عبداللہ بن مسعود
عبداللہ بن عباس سے ابوبکر بن نجیب کہتے ہین فقہ کو بویا عبداللہ بن مسعود نے
سینچا علقمہ نے اور پکایا ابراہیم نخعی نے اور کاٹا حماد نے اور پیسا ابوحنیفہ نے

ہم تقسیم کرتے ہین اور حنیفہ کی کتابون مین بہت حدیثین امام کی فضائل مین منقول
ہین چنانچہ درمختار وغیرہ مین یہہ حدیث نقل کی ہی اِنَّ آدَمَ فتخر بی وَاَنَا افتخر
برجلٍ مِن اُمّتی اِسمُہ نعمانُ وکُنیتہ ابُو حنیفۃ وَھُوَ سِرَاجُ اُمّتی یعنے
حضرت آدم نے فخر کیا ہی اولاد مین مجھ سے اور مین فخر کرتا ہون اپنی امت مین نعمان
ابو حنیفہ کے ساتھہ وہ میری امت کا چراغ ہی نقل کیا ہی اس حدیث کو فقیہ ابو اللیث
نے بھی تقدمہ شرح مقدمہ مین اور مثل اس حدیث کے چند حدیثین اسم ولقب کے ساتھہ
فقہا مذکور کرتے ہین کہ محدثین کو اون سب مین کلام ہی چنانچہ ابن جوزی حدیث
مذکور کے حق مین کہتے ہین یہہ حدیث موضوع ہی اور ضیاء معنوی شرح مقدمہ غزنوی
مین لکھا ہی یہہ ابن جوزی کا تعصب ہی ورنہ اس حدیث کی روایت طرق متعددہ سے
ثابت ہے واللہ اعلم اور سیوطی تبییض الصحیفہ مین لکھتے ہین امام کی مناقب کو حدیث
موضوع سے ثابت کرنیکی حاجت نہین صحیح بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی عنہ سے
روایت ہی کہ وہ امام کی حق مین بشارت ہی لَو کانَ الایمانُ عِندَ الثُریّا
لَنَالَہُ رِجَالٌ مِن فَارِسَ اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا پاتے اوس سے فارس کے
لوگ اور صحیح مسلم مین یہہ روایت ہی لو کانَ الایمانُ عِندَ الثُریّا لَذَھَبَ بِہٖ
رَجُلٌ مِن اَبنَاءِ فَارِس اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا لے جاتا اوسکو ایک مرد فارس
کے لوگون سے اور طبرانی معجم کبیر مین اسطرح منقول ہے لو کانَ الایمانُ مُعلّقاً
بالثریّا لا تَنَالُہُ العَرَبُ لَنَالَہُ رِجَالٌ مِن فَارِسَ اگر ایمان ثریا پر معلق ہوتا کہ
عرب اوسکو نہ پاتے بیشک حاصل کر لیتے اوسکو فارس کے مرد اور ابو نعیم نے حلیہ مین
ابو ہریرہ سے روایت کی ہی لَو کانَ العِلمُ بالثریّا لتناولہ رجالٌ مِن ابناء

فارس اگر علم ثریا کے پاس ہوتا بیشک لیتے اوسکو فارس کے مرد ابن حجر خیرات الحسان
مین لکھتے ہین امام مالک سے امام شافعی نے پوچھا تم نے ابوحنیفہ کو دیکھا ہی فرمایا دیکھا
ایسا شخص تھا اگر چاہتا تو زور تقریر سے اُس ستون کو سونیکا بنا دیتا اور حرملہ بن
یحیی نے امام شافعی سے نقل کیا ہی اَلرِّجَالُ فِی الْفِقْهِ عِيَالٌ عَلیٰ اَبِی حَنِیْفَةَ
سب لوگ فقہ مین پرورش یافتہ ہین ابوحنیفہ کے اور ایک روایت مین یون ہے
مَنْ اَرَادَ اَنْ يَتَبَحَّرَ فِی الْفِقْهِ فَلْيَلْزَمْ اَبَاحَنِیْفَةَ وَاَصْحَابَهٗ جو فقہ مین تبحر
چاہے وہ ملازمت کرے امام ابوحنیفہ کی اور اونکے یارونکی اس قول کو امام نووی
اور یافعی اور بہت سے شافعیون نے نقل کیا ہی مرقات مین ذکر ہے کہ اوزاعی نے
بحث کے قصد سے گئے مسئلے امام سے پوچھے سب کا جواب معقول دیا
پوچھا تم نے کہان سے استنباط کیا فرمایا فلانے فلانے احادیث و آثار سے
جو تم نے ہم سے نقل کی ہین اور سب کی استنباط کا طریق بتایا اوزاعی نے
انصاف کیا اور فرمایا ہم عطار ہین تم طبیب ہو اور شمنی نے شرح نقایہ مین لکھا ہی کہ
امام شافعی نے اپنے مسند مین محمد بن حسن سے انہون نے ابویوسف سے انہون نے
عبداللہ بن دینار سے انہون نے عبداللہ بن عمر سے یہہ حدیث نقل کی ہے اَلْوَلَاءُ
لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ ولا اپنا ہی جیسی اپنایت ہوتی ہی نسب کی نہ
بیچے جانہ بخشے جائے ولا کی معنی حق آزادی کا جیسی اپنایت والی نسب کے وارث
ہوتے ہین ایسی ہے جو کوئی غلام لونڈی کو آزاد کرے وہ وارث ہوتا ہی اوسکا
اور اگر وہ نہ ہو تو اوسکے ناتے والے بشرطیکہ اُس غلام و لونڈی کے اپنے موجود نہ

روایت کی ہی اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ امام شافعی شاگرد ہین امام محمد کے اور
حقایق شرح منظومہ مین لکھا ہی کہ امام شافعی نے کہا ہی اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی
اَعَانَنِی عَلَی الفِقہِ مُحَمَّدِ بنِ الحَسَنِ شکر اللہ کا ہے کہ جسنے فقہ مین مجھکو محمد
بن حسن سے اعانت بخشی اور ابن حجر نے خیرات الحسان مین ذکر کیا ہی جب امام شافعی
نے بغداد مین جاکر امام کی قبر کی زیارت کی اور دو رکعت نماز پڑہی رفع یدین نہین
کیا کہتے ہین وہ رکعتین صبح کی تہین اوسمین قنوت سے نہین پڑہا لوگون نے
اوسکا سبب پوچھا کہا مجھکو شرم کی اس امام کے سامنے بہت خلاف کرنے
سے وہکذا فی المیزان الشعرانی اور مرقات مین لکھا ہے ایک آدمی امام ابو
حنیفہ کو امام شافعی کے سامنے برا کہتا تھا بلاکر کہا ای شخص تو ایسے شخص کو برا کہتا ہی
کہ وہ تین چوتہائی فقہ کا سب کے نزدیک مالک ہے اور ایک چوتہائی
مین سب شریک ہین پوچھا کیونکر فرمایا فقہ آدہی سوال ہی اور آدہی جواب ہی سوال
سب اونکے ایجاد کئے ہوئین اور لوگ سب جوابون مین مخالف نہین بلکہ
بعض ہین پس تخمیناً آدہی جواب اونکے ہی سب کے نزدیک مسلم ہین علی بن عاصم
کہتے ہین اگر ساری جہان کی عقل تولی جائے ابو حنیفہ کی عقل سب سے زیادہ
یعنے اونکے زمانہ مین کذا فی المعدن حسن بن زیاد کہتے ہین کہ امام چار ہزار حدیث
روایت کرتے تھے دو ہزار حماد سے اور دو ہزار اور استادون سے کذا
فی اعلام الاخبار اور امام استخراج مسایل مین بشیتر مشغول رہتے تھے اور یہ
نہایت اہم تھا اور روایت حدیث کی کم کرتے تھے کہ یہ کام اور بہت لوگو
سے ہو سکتا ہی کذا فی المرقاۃ امام ابو فضل کرمانی کہتے ہین امام کے جب

الاکہ مسئلے استخراج کئے ہین اور خطیب خوارزمی لکھتے ہین تراسی ہزار مسئلے نکالے
ہین اڑتیس ہزار عبادات مین باقی معاملات مین اگر یہہ بات نہ ہوتی لوگ گمراہ ہوجاتے
کذا فی طبقات الکفوی عاصم قاری استاذ تھے امام کی قرأت مین جب امام کی فضل
وکمال نے ترقی پائی واسطے استفادہ کے حاضر ہوتے اور کہتے یَا اَبَا حَنِیْفَۃَ
جِئْتَنَا صَغِیْرًا وَجِئْنَاکَ کَبِیْرًا ای ابو حنیفہ تو ہمارے پاس لڑکائی مین آتا تھا
ہم تیرے پاس بوڑھاپے مین آتے ہین کذا فی اعلام الاخیار امام نووی تہذیب مین
اور یافعی مرأۃ الجنان مین لکھتے ہین امام صاحب نے خواب مین دیکھا کہ قبر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہود کر آپکی ہڈیان اپنے سینہ پر جمع کرتا ہون اسکی تعبیر ابن سیرین
سے پوچھوائی تعجب سے کہا یہہ خواب کسنے دیکھا ہی او جواب نہ دیا پھر پوچھا
وہی کہا جب تیسرے بار پوچھا کہا اس خواب کا دیکھنے والا اس زور شور سے
علم کو پھیلائیگا کہ اس سے پہلے کبھی ایسا شخص نہین ہوا اور امام صاحب اپنی
لڑکائی سے نہایت حاضر جواب تھے نقل ہے کہ قیصر روم نے ایک قاصد کو بہت
سا مال دیکر منصور بادشاہ کے پاس بہیجا تا علمای زمانے کو جمع کرکے تین سوال پوچھے
جواب معقول دین تو مال اونپر تقسیم کرین ورنہ مسلمانون سے خراج لے بادشاہ
نے علما اور عقلای وقت کو جمع کیا اور ایک عالم تماشے کو آیا امام صاحب نے
لڑکے تھے اپنے باپ کے ساتھہ گئے اور اوس قاصد رومی نے منبر پر چڑہکر پوچھا
کسی کو تاب جواب کی نہ آئی امام صاحب نے اپنے باپ سے اجازت جواب دینے
کی چاہی باپ نے منع کیا جب اوسنے پھر پوچھا تو آپنے مضطرب ہوکر بادشاہ سے
اجازت لیکر اوس قاصد سے کہا کیا تو سایل ہے اسنے کہا ہان فرمایا منبر سے

اوس مین چرہکر جواب دونگا سائل شاگرد ہوتا ہی مجیب استاد شاگرد کا درجہ نیچا
اوستاد کا اونچا تب وہ اترآپ چرہے اور فرمایا اب پوچھہ اوسنے پوچھا الله
پہلے کیا تھا آپنے فرمایا تو گنتی جانتا ہے کہا ہان فرمایا ایک سے پہلے کیا
ہی اوسنے کہا وہ سب سے پہلے ہی اوس سے پہلے کون ہوتا فرمایا جب واحد
لفظی سے کوئی پہلے نہین ہو سکتا تو واحد حقیقی سے پہلے کیونکر ہو سکے پھر او
پوچھا الله کا منہہ کدہر ہی فرمایا جب شمع روشن ہوتی ہے اوسکی روشنی کا
کدہر ہوتا ہی اوسنے کہا اوسکی روشنی سب طرف برابر ہے فرمایا جب نور
کی کوئی جہت مقرر نہین تو نور حقیقی ساری آسمانون اور زمین کا کیونکر کسی جانب
پھر اوسنے پوچھا الله اسوقت کیا کرتا ہی آپنے فرمایا اوسکی یہہ شان ہی
سے مشبہ کو منبر سے اوتار کر مجہہ سے موحد کو منبر پر چرہاتا ہی اس حکایت
علامہ کفوی نے خطیب خوارزمی سے نقل کیا ہے اور فتاوی ظہریہ مین
ایک بڑے آدمی کے گہر دو ولیمہ کی تقریب مین علماے وقت جمع تھے
دسترخوان پر بیٹھے تھے کہ دفعتاً عورتون مین غل ہوا جب سبب پوچھا تو معلوم
لوگون نے شبہ سے شب زفاف مین ہر ایک دولہ کی دولہن دوسرے
پاس بہیجے اور ہر ایک نے اپنی بی بی سمجہ کر صحبت کی سفیان ثوری نے
کو اپنے خاوندون پاس جانا قبل عدت کے درست نہین امام صاحب
تھے ابن زیاد نے پوچھا تمہارے نزدیک کیا اے سفیان ثوری خفا
اونکے پاس گیا ہوتا حضرت علی نے جو شبہ سے وطی ہوا ہمین یہی حکم فرمایا

ہی جسکے ساتھہ تونے صحبت کی ہی ہر ایک راضی ہوا امام نے فرمایا تم دونوں
اپنی منکوحہ کو طلاق دیکر اپنی مدخولہ سے نکاح کرلو پھر شوق سے صحبت کرو
واسطے کہ جب شوہر قبل خلوت کے طلاق دی تو عدت لازم نہین آتی اور شبہ
جو مدخولہ ہو اوسکے ساتھہ عین عدت مین نکاح اور صحبت درست ہی سفیان
نے پوچھا تم نے یہ کیسا حکم کیا فرمایا اس سے آپس مین دوستی رہیگی عداوت
کی والا اگر عدت تک انتظاری کرتے ہر ایک کے جی مین خیال رہتا کہ اِسنے
اپنی جورو کے ساتھہ صحبت کی ہے اور مبادا کوئی اپنی جورو کو طلاق دے بیٹھتا
اہل مجلس آپکے ذکاوت سے اچنبے مین رہ گئے اور روض الفائق مین مذکور
ایک عورت نے مسجد مین آکر ایک سیب آدھا سرخ آدھا زرد امام کے سامنے
رکھا آپنے اوسکے دو ٹکرے کرکے حوالہ کیا جب وہ چلے گئی یارون نے پوچھا کہ اسکا
مطلب تھا فرمایا اوس عورت کو حیض کا خون کبھی سرخ کبھی زرد آتا ہے
پوچھتی تھی مین نے بتا دیا جیسا سیب اندر سے سپید ہوتا ہے ایسا پانی صاف
ظاہر ہے اور ایک دن کا ذکر ہے کہ امام مسجد مین تھے خارجیون نے تلوارین
کھینچکر کہا ہم دو بات پوچھتے ہین اگر جواب نہ دیگا تو ہم مار ڈالینگے آپنے فرمایا
تلوارون کو میان کرو جواب دونگا بولے ہم تیری گردن کے چمڑے کا میان
جواب سمجھتے ہین آپ نے فرمایا پوچھو کہا دو جنازے دروازے پر
ہین ایک شرابی کا جو عین نشے مین مرگیا دوسرا اوس عورت کا جو حرام کا
حاملہ تھی مرگئی یعنے دونون کو حرام سے توبہ نصیب نہین ہوئی اور
انکا مذہب ہے کہ ذرا سے گناہ سے کافر ہوجاتا ہے لیں انکا ارادہ

تھا اگر ان دونون کو مومن کہینگے جیسا انکا مذہب ہی تو ہم انکو مار ڈالینگے آپنے
فرمایا یہہ دونون کس قوم سے ہین کہا یہود ہین بولے نہین پوچھا نصارے ہین
کہا نہین پوچھا مجوس ہین کہا نہین پوچھا پھر کون ہین کہا مسلمان تب آپنے
فرمایا تم نے اسکا جواب آپ ہی دیا کہا کیونکر فرمایا تم نے خود اقرار کیا وہ مسلمان
ہین پھر کافر کیونکر ہونگے پھر پوچھا یہہ دونون جنتی ہین یا دوزخی فرمایا مین
ان دونون کے حق مین وہ بات کہتا ہون جو حضرت ابراہیم نے انسے بدتر کے حق
مین کہی ہے فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
جو میری تابعداری کرے وہ مجھہ سے ہے اور جو نافرمانی کرے پس تو بخشنے والا
ہی اور مین کہتا ہون اونکے حق مین جو حضرت عیسی نے اونسے بدتر کے حق مین فرمایا
ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ اگر تو عذاب کرے نصارے کو تو وہ تیرے بندے ہین اور اگر تو بخشے
اونکو تو تو زبردست حکمت والا ہے جب امام نے یہہ فرمایا وہ سب اپنے مذہب سے تائب
ہوئے اور غرر المضاحک مین مسطور ہی ایک شخص نے امام سے مسجد مین پوچھا کہ
اگر تم نبیذ کو حلال کہتے ہو تو مین ابھی مسجد مین پیتا ہون آپ نے فرمایا تیری
تجھپر حلال ہے یا حرام کہا حلال فرمایا اگر اوسکے ساتھہ مسجد مین صحبت کر سکے
تو نبیذ بھی مسجد مین پی اور آثار البلاد و اخبار العباد مین قاضی زبیر سے
منقول ہی کہ ایک شخص کوفے مین ایک آدمی کے پاس امانت رکھکر حج کو گیا
پھرنے کے بعد مانگی تو مکر گیا وہ امام کے پاس بیٹھتا تھا مظلوم نے امام
کہا فرمایا [illegible]

امانت نہ دینے والے سے کہا کہ یہہ چند ادمی میرے پاس آئے ہین قاضی کی
تلاش مین اگر تم اس خدمت کو قبول کرو تو ٹھہراؤن اوسنے بظاہر ذرا سا انکار کر
مان لیا پھر آپ نے اوس مظلوم سے بلا کر کہا کہ اب تو جا کر اس سے کہہ کہ تجھکو
شاید میری امانت سے فراموشی ہوئی ہے خیال کر کہ مین نے فلانے دن اوس
جگہہ تجھکو دی تھی اوسنے اوس حال سے کہ مبادا لوگون کو میری خیانت پر گمان ہو
تو قاضی نکرین اوسکی امانت پھیر دی جب امام کے پاس آکر قضا کا طالب ہوا فرمایا
یہ عہدہ تیرے لایق نہین اور فتاوی سراجیہ مین مذکور ہے ایک اعرابی نے
امام سے پوچھا کہ ایک واو سے یا دو واو سے فرمایا دو واو سے اوسنے کہا
بارک اللہ فیک کما فی لا و لا حاضرین نے حیران ہوکر اسکی معنی پوچھے فرمایا تشہد
کو پوچھتا تھا کہ دو واو سے ہی جیسے ابن مسعود کی روایت ہے التحیات للہ
والصلوات والطیبات ٢ اوسنے کہا برکت دے تجھے اللہ جیسے لا و للین اور لا و لا
سے اشارہ کیا اس آیت کیطرف مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا
غَرْبِیَّۃٍ مگر اس حکایت مین یہہ شک ہے کہ ابی موسی کی روایت مین ایک
واو بھی نہین ہی چنانکہ حدیث کے جاننے والون پر مخفی نہین واللہ اعلم اور کشاف
مین مذکور ہی ایک دفعہ قتادہ کوفے مین آئے لوگ اوسکے گرد ہوئے تو فرمایا
جو تمہارا جی چاہے سو پوچھو امام بھی صغر سن وہان موجود تھے کہا پوچھو چیونٹی حضرت
سلیمان کی نر تھی یا مادہ اونکو تامل ہوا امام نے فرمایا مادہ تھی پوچھا کاہے سے
معلوم ہوا آپنے کہا حقتعالی فرماتا ہے قَالَتْ نَمْلَۃٌ اگر نر ہوتی قال نملۃ فرماتا
تذکرۃ الاولیا مین لکھا ہے ایک شخص حضرت عثمان کے حق مین لفظ یہودی کا

٢ یا ایک واو سے جیسی ابی موسی کی روایت ہی التحیات المبارکات والصلوات الطیبات ١٢

کہتا تھا امام نے اوس سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تو اپنی بیٹی فلانے یہودی کو بیاہ
دے بولا یا امام کوئی مسلمان اپنی بیٹی یہودی کو دیتا ہی فرمایا سبحان اللہ تو
اپنی بیٹی یہودی کو دینا جایز نہین رکھتا پیغمبر کا بیٹی دینا یہودی کو کیونکر جایز رکھتا
ہی تب اوسنے توبہ کی اور مضمرات مین مذکور ہی امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے ابوحنیفہ
سے پوچھا کہ مین نے سنا ہی تم میرے دادا کے حدیثین چھوڑ کر قیاس پر عمل
کرتے ہو کہا ای فرزند رسول مین تم سے تین باتین پوچھتا ہون ایک یہہ کہ نماز
بہتر ہی یا روزہ فرمایا نماز کہا اگر مین قیاس پر چلتا تو حیض والی عورتون کو نماز
کے پہیر لینے کا حکم کرتا نہ روزے کا مگر مین حکم کرتا ہون نماز کی معاف ہونے کا
اور روزہ کا قضا کرنے کا دوسری یہہ کہ منی زاید ناپاک ہی یا پیشاب فرمایا پیشاب
اگر مین قیاس ہی معتبر رکھتا تو پیشاب کے بعد غسل کا حکم کرتا منی کے بعد تیسری یہہ کہ
ضعیف ہی یا مرد فرمایا عورت کہا اگر مین نص کو چھوڑ کر قیاس پر چلتا میراث
مین عورت ضعیف کو دونا حصہ دلواتا مرد سے امام باقر نے انسے معانقہ اور مصافحہ
کر کر عذر کیا اور کہا مخالفین عناد سے تمہین متہم کرتے ہین اور میزان شعرانی مین لکہا
ہی کہ ابو مطیع نے کہا کہ مین امام کے پاس کوفے کے مسجد جامع مین تہا کہ سفیان
ثوری اور مقاتل بن حیان اور حماد بن سلمہ اور امام جعفر صادق وغیرہم نے آکر کہا
ہم نے سنا ہی کہ تم دین خدا مین بہت قیاس کرتے ہو ہم تمہارے حال مین اللہ
سے خوف کرتے ہین کہ پہلی قیاس ابلیس نے کیا ہے پس امام نے ان سب سے مناظرہ
کیا جمعہ کے صبح سے زوال تک اور اپنا مذہب بیان کیا کہ مین اول قرآن پر عمل
کرتا ہون اگر اسمین نہ ہو تو حدیث پر اگر اسمین نہ ہو تو اقوال صحابہ پر اور متفق کو مقدم

کرتا ہون مختلف پر اسکے بعد قیاس کرتا ہون سب نے کھڑے ہو کر اونکے ہاتہہ اور گہٹنے
چومے اور کہا انت سید العلما تم سب عالمون کے سردار ہو اور تاریخ ابن خلکان
مین لکھا ہی ابو العباس طوسی منصور بادشاہ کا مصاحب آپ سے عداوت رکھتا تھا
ایک دفعہ اوسنے آپکو بادشاہ کے پاس دیکھکر اپنے دل مین کہا آج انکو قتل کرونگا
پوچھا بادشاہ نے ایک آدمی کی گردن مارنے کا حکم دیا ہی ہم کو اوسکا حال معلوم نہین
ہم کیا کہتے ہو فرمایا امام نے بادشاہ کا حکم حق پر ہی یا باطل پر کہا حق پر آپنے فرمایا حکم حق
کو بے پوچھے بجالاؤ کر امام صاحب نے اپنے پاس بیٹھنے والے سے کہا اسنے مجھے
دوکیا تھا مین نے اسی کو گرفتار کیا اور اسی تاریخ مین مذکور ہے کہ ربیع منصور کا مصاحب
آپکا بڑا دشمن تھا ایک روز اوسنے بادشاہ کے سامنے کہا یا امیر المومنین ابو حنیفہ
تمہارا دادا عبد اللہ بن عباس سے عداوت رکھتے ہین اسواسطے کہ انکا مذہب یہہ ہے
کہ جو شخص قسم کھائے پھر ایک دو دن کے بعد انشاء اللہ کہے تو اوسکا استثنا کرنا
درست ہی یعنی قسم اوسپر لازم نہین رہتی اور ابو حنیفہ کہتے ہین اگر استثنا متصل کہے تو
درست ہی ورنہ جائز نہین۔ امام نے فرمایا یا امیر المومنین ربیع کہتا ہی کہ تمہارے
لشکر کا بیعت کرنا تمہارے ہاتہہ پر درست نہین پوچھا کسطرح فرمایا اسواسطے کہ
یہان قسم کھاکر بیعت کر جاتے ہین پھر گھر جاکر انشاء اللہ کہتے ہین تو انکی قسم ٹوٹ جاتی
ہی منصور قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور کہا ای ربیع تو ابو حنیفہ سے معترض ہو جب دربار سے
باہر آئے ربیع نے کہا یا ابو حنیفہ آج تو تم نے میرا خون کیا ہوتا فرمایا نہین بلکہ
تمنے اور مین نے آپ کو تجھکو دونون کو بچایا اور معدن الیواقیت مین لکھا ہی ایک
عالمنے امام سے پوچھا کہ تم کبھی کوئی مسئلہ بتاکر پچھتائے بھی ہو فرمایا ہان ایک دفعہ

لوگون نے پوچھا ایک حاملہ مرگئی ہے اور اوسکے پیٹ مین بچہ پھرتا ہے مین نے
حکم کیا عورت کا پیٹ چاک کر کر بچہ نکال لو مجھکو پھر ندامت ہوئی کہ میت کو مین نے
تکلیف دی خدا جانے وہ بچہ جیا یا نہین اوسنے کہا یا امام آپ کو ندامت کی جگہ
نہین وہ لڑکا یہہ سائل ہے کہ تمہاری برکت سے اللہ نے مجھکو ماں کے پیٹ سے نکالا اور
علم دیا اور امام صاحب سے منقول ہی کہ مجھکو اس دعا کی برکت سے اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَسْتَعِيْنُكَ عَلٰى طَاعَتِكَ علم حاصل ہوا اور سید جلال الدین بخاری سے
نقل ہے کہ جو فرائض کے بعد اس دعا کو پڑہے دروازے علم کے اوسپر کہلجائینگے مترجم کو بھی
اپنے اساتذہ سے یہہ پہونچا ہی کہ بعد فرایض کے گیارہ بار اول و آخر درود کے ساتھہ پڑہنا
کشایش علم کے واسطے نہایت مفید ہے اب یہان سے بیان ہے آپ کے عبادات
اور پرہیزگاری کا امام غزالی احیا مین لکہتے ہین کہ ابوحنیفہ آدہی رات بیدار رہتے
تھے ایک مرتبہ کہین جانے لگے لوگون نے دیکہکر آپس مین کہا کہ یہہ ابوحنیفہ تمام رات
جاگتے ہین جب سے تمام رات جاگنا شروع کیا اور کہا حیف ہے جو نیک بات میری
طرف نسبت کرین وہ مجھہ مین نہ ہو وہکذا فی طبقات الفقہا للیافعی اور معدن الیواقیت
مین مذکور ہی امام تین سو رکعت نفل رات مین پڑہتے تھے ایک دفعہ ایک عورت نے
راہ مین کہا یہہ شخص پانسو رکعت نفل کے رات مین پڑہتا ہے امام نے سنکر پانسو رکعت پڑہنا
شروع کیا پھر ایکبار راہ مین لڑکون نے امام کو دیکہکر آپسمین کہا یہہ شخص ہزار رکعت
ہر رات مین پڑہتا ہی اور تمام شب بیدار رہتا ہی جب سے ہزار رکعت پڑہتے اور
رات بھر نہ سوتے خطیب نے تاریخ بغدادی مین ذکر کیا ہے امام نے تیس یا چالیس
برس تک عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑہی ہے اور نماز کی کثرت سے گہوٹنے

پ کے اونٹ کیسے ہو گئے تھے اور اکثر راتون مین سارا قرآن ایک رکعت مین
ختم کرتے اور رمضان مین ایک سٹھ ختم کرتے تھے ایک ہر روز ایک پچھلی کو ہر رات
ایک سارے مہینے کے تراویح مین اور امام نووی نے عبد اللہ بن مبارک سے تہذیب
مین نقل کیا ہی کہ امام نے پینتالیس برس تک ایک وضو سے پانچون نمازین پڑہے
ین طحطاوی مین نقل ہے کہ جس جگہہ امام نے وفات پائی ہے وہان ستر ہزار
قرآن ختم کئے تھے اور ملا علی قاری نے مرقات مین سات ہزار ذکر کئے ہین اور
مختار مین مذکور ہے کہ امام صاحب نے پچپن حج کئے ہین اور حق تعالی کو سو مرتبہ
خواب مین دیکھا ایک دن کا ذکر ہے کہ امام نے ایک لڑکے کو پھسلنے کی جگہہ پر دیکھکر
فرمایا خبردار پھسلنا نہین اوسنے کہا مین اگر پھسلونگا خود گرپڑونگا سنبھلنا تمہارا
ہے کہ عالم کا لغزش کھانا ایک عالم کو خرابی مین ڈالتا ہے اوس دن سے
امام نے اپنے شاگردون سے فرمایا میرے قیاس کے سوا جو قیاس تمہارے
دل مین گذرے بے تکلف بیان کیا کرو جیسے امام ابو یوسف وغیرہ کا بھی قیاس
جاری ہوا اور امام نووی نے تہذیب مین سفیان بن عیینہ سے نقل کیا ہے ہمارے
وقت مین ابو حنیفہ سے بہت نماز پڑہنے والا اکے مین نہین آیا اور میرے
دیکھنے اونکے مثل نہین دیکھا اور عبد اللہ بن مبارک سے نقل کیا ہی مسعر کو مین نے
امام کے حلقہ مین علم سیکھتے دیکھا اور وکیع سے نقل کیا ہے کہ امام سے بڑا فقیہ
کسیکو نہین ملا اور ابو بکر بن عباس سے نقل کیا ہی کہ امام صاحب سفیان ثوری کے
بھائی کے مرنے مین ماتم پرسی کو گئے تھے سفیان ثوری آپکی تعظیم کو کھڑے ہوئے
جگہہ بٹھایا کہ آپ

سفیان ثوری سے پوچھا ہمکو اس تعلیم و تکریم سے بڑا تعجب ہے اسکا کیا سبب ہی
سفیان ثوری نے کہا یہہ شخص علم مین مرتبہ رکہتا ہے اگر اسکی علم کے تعظیم نہ کرون
تو انکے بڑے پن کے تعلیم چاہیے اور اگر اسکے بڑے پن کی تعظیم چاہیئے اور اگر
اسکی بڑے ہونیکی تعظیم نہ کرون تو اسکی فقاہت کی تعظیم چاہیئے اور اگر اوسکی
فقاہت کی تعظیم نہ کرون تو اسکی پرہیزگاری کی تعظیم چاہیئے اور معدن مین مذکور
ہی جب امام اپنے عیال کو نفقہ دیتے اوتنا ہی خیرات کرتے اور جب نئے کپڑے
پہنتے اوتنی قیمت اہل علم کی تواضع کرتے اور جب کھانا کھاتے اوس سے دو چند
فقیر کو دیتے امام صاحب نے ریشمین کپڑے کی جسکو عربی مین خز کہتے ہین سوداگری
کرتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بڑہیا نے آکر کہا تہان خریدنے کو آئی
ہون ایک تہان دیکہکر کہا مین ضعیف و غریب ہون مجھے یہہ تہان جتنے
کو پڑا ہو بیچ ہے دو فرمایا چار درم کو وہ بولی مجھہ سے ٹہٹہہ کرتے ہو میرا بڑا اسن ہے
فرمایا مین نے دو کپڑے ساتہہ لئے تھے ایک چار درم کم دونون کی قیمت
کے برابر بک گیا تو چار درم دیکر لیجا کذ فی التہذیب الامام النووی اور معدن
مین ذکر ہے بشر نام ایک شخص آپ کا شریک تھا ایکبار وہ مصر کو گیا آپنے اسکے
پاس ستر تہان بہیجے اور لکھا کہ ان تہانون مین ایک ناقص ہے لینے والے
سے اطلاع کر دینا جب بشر مال بیچکر پھر امام نے پوچھا تو نے لینے والے سے
عیب جتا دیا تھا اوسنے کہا مین بہول گیا امام صاحب نے اپنا حصہ نفع سمیت کہ
ہزار درم کا تھا شبہ کے سبب سے سب تصدق کر دیا اور ایک شخص آپ کا
تھا اسکے محلے مین کوئی آپ کا شاگرد مر گیا تھا جب وہان گئے تو وہ

تھی سب لوگ آپکے قرضدار کے دیوار کے تلے سایہ مین بیٹھے تھے آپ احتیاط
سے نہ بیٹھے اور کہتے ہین کوفے مین ایک بکری جاتی رہی تھی امام نے سات
برس تک بکری کا گوشت نہین کھایا اسلئے کہ شاید اوس بکری کا ہو اور سات برس
کے تخصیص اسواسطے کہ بکرے کی عمر اکثر اسی قدر ہوتی ہے اور امام محمد پڑہتے وقت
بہت خوبصورت لڑکے تھے ایک دفعہ کے سوا آپنے انکو بے داڑہی کا نہین
دیکھا ستون کے پیچھے بٹھاکر علم تعلیم فرماتے تھے کذا فی معدن الیواقیت اور
ملا علی قاری نے ابن حجر سے امام صاحب کی یہ کرامت نقل کیا ہے کہ ابو یوسف
لڑکائی مین اپنے مان سے بھاگ کر امام صاحب کے پاس آئے جب اونکے مان
نے آکر شکایت کی آپنے حوالہ کیا پھر بھی ایسا ہی اتفاق ہوا اور ابو یوسف نہایت
تکلیف مین تھے امام صاحب نے فرمایا کیف بك وانت تاکل الفالوذج
تیرا کیا حال ہے تو تو فالودہ کہاتا ہے بعد امام صاحب کے جب ابو یوسف ہارون
رشید کے پاس پہونچے تو اوسنے فالودہ پیش کیا ابو یوسف ہنسے ہارون رشید نے
ہنسی کا سبب پوچھا تب انہون نے یہہ قصہ ذکر کیا اور بعضے نادان لوگ امام صاحب
کے فضائل مین نقل کیا کرتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت امام مہدی
دو مذہب حنفی کے موافق حکم کرینگے اور کہتے ہین حضرت خضر نے فقہ حنفی کو سیکھا
اور ابو القاسم قشیری کو تعلیم کیا یہہ سب غلط محض اور اسکا اعتقاد کرنا سخت گناہ ہی
ملک اصل قصہ کسی ملحد نے بناکر عوام حنفیہ کو دہوکے مین ڈالا ہے تفصیل ان مضامین
کی اور غلط ہونا اسکا ذخائر المہمات اور اشاعہ مین مذکور ہے اور ملا علی قاری نے
مشرب الوردی فی مذہب المہدی مین بھی مفصلاً ذکر کیا ہے ہان اسقدر ثابت ہوا

ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریعت پر موافق
قرآن حدیث کے حکم کرینگے چنانچہ امام سبکی نے اسبات کو اپنے کتاب مین ذکر کیا
ہی اور سبب وفات مین آپ کے اختلاف ہے قول صحیح یہہ ہی کہ بغداد مین حالت
قید مین رحلت فرما ہوئے تفصیل اسکی یہہ ہی کہ شعبی استاد امام کے قاضی تھے
منصور بادشاہ نے اپنے غلامونکو کچہ زمین دی تہی بعضونکو ہبہ کی اور بعضون کو بطور وقف
کے کوتوال کو حکم دیا کہ اسکا کاغذ علما اور قاضی کے مہر سے لکھوا وے سارے علما
اور قاضی نے مہر کی جب کاغذ امام کے پاس آیا اور لانیوالے نے کہا کہ بادشاہ کا حکم ہے
اسپر گواہی کرو امام نے فرمایا بادشاہ کہان ہے کہا اپنے گھر فرمایا وہ میرے پاس
آوے یا مین اوس پاس جاؤن تو اوس سے سنکر گواہی کرون کوتوال نے کہا سارے
عالمون اور قاضی نے گواہی لکھدی ہے تو ایک جوان فضول ہے آپنے کہا ہر شخص کا
معاملہ اوسکے ساتہہ ہے جب اوسکی خبر بادشاہ کو پہونچی شعبی کو بلا کر پوچھا گواہی ار
دیکھنا بھی شرط ہی کہا ہان بادشاہ نے کہا پھر بغیر میرے دیکھے تم نے کیون گواہی کی
کہا مین جانتا تھا کہ تیرا حکم ہے اور تیرے بلانے پر قدرت تہی بادشاہ نے کہا یہہ
بات حق سے دور ہی اسی بات پر شعبی کو معزول کیا اور اسپر مشورہ ہوا کہ ابو حنیفہ شریک
سفیان ثوری مسعر بن کدام ان چارون مین کسی کو قاضی کیا چاہیے چارون کو بلایا
رستے مین امام نے کہا مین بہانہ کرونگا سفیان ثوری بھاگ جائینگے مسعر مجنون بن
جائینگے مگر شریک پر مجھے یقین بچنے کا نہین سفیان ثوری قضای حاجت کے
بہانے پیچھے چلے گئے وہان کشتی دیکھی ملاح سے کہا اس دیوار پیچھے ایک آدمی
ہے مجھے چھری سے ذبح کیا چاہتا ہے اوسنے کشتی مین چھپا دیا ذبح کر

تھا اس حدیث کیطرف مَنْ جُعِلَ قَاضِیًا بَیْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ
قاضی ہوا لوگونمین بیشک بغیر چھری کے ذبح کیا گیا سپاہی نے ہر چند ڈہونڈہا سفیان کو نہ
جب یہہ تینون بادشاہ کے پاس پہونچے مسعر نے بادشاہ کا ہاتہہ پکڑ کر پوچھا تو ہی
سو ہی تیرے اہل و عیال کیسے ہین منصور نے کہا اسکو نکالو یہہ دیوانہ ہی اور امام سے
امام قضا کا عہدہ قبول کرو امام نے فرمایا مین ایک مرد بزاز ہون کوفے والے
سے کپڑہ مول لیتے ہین اشراف عرب میری قضا کو قبول نہ کرینگے بادشاہ نے
اور علم سے علاقہ رکہتا ہی نسب سے کچہ کام نہین امام نے کہا مین اس کام کے لایق نہین
بات مین اگر سچا ہون تو عدم لیاقت ثابت ہوئی اور جھوٹہہ کہتا ہون تو جھوٹا لیاقت
کی نہین رکہتا بادشاہ خاموش ہوا اور انسے معترض نہوا پھر شریک سے کہا تم
قبول کرو انہون نے کہا مین سوداوی مزاج اور ضعیف دماغ ہون بادشاہ نے کہا مین
علاج کرونگا اچھا ہو جائیگا پھر اسکو قاضی کیا لیکن بادشاہ کو امام سے قضا کے
قبول نہ کرنے سے عداوت ہوئی یہانتک کہ امام کے قتل پر کمر باندہی پر کوئی حیلہ نہین
تھا ایک دن وزیرون سے مصلحت کر کر ایک عورت کو سکہلا کر امام کے پاس بہیجا
اسنے پوچھا میرا خاوند غازی فی سبیل اللہ تھا اسکے پاس ایک گہوڑا تھا مجھکو وصیت
کی ہے کہ اس گہوڑے کو اس شخص کو دینا جو سب سے زاید خلافت کے سزاوار ہو فرمائے
وہ گہوڑا اسکو دو فرمایا جعفر صادق کو جب وہ عورت گئی تب سمجھے کہ سکہانے
کوئی تھی حماد کو بہیجا کہ اس عورت کو بلا لا مگر وہ بادشاہ کے کہنے سے جلد نکلکر مالک
انس اور عطا ابن رباح سے پوچھنے گئی تہی اُن سے بہی یہی جواب پایا امام صاحب

مجھکو قتل کرینگے لیکن مین حیلہ کرونگا یقین ہے کہ اس مسئلے کو مالک بن انس
اور عطا ابن ریاح سے بھی بلاکر پوچھینگے مین انکی قول کی تصدیق کرونگا شاید اس حیلہ
نجات پاؤن وہ اسی ذکر فکر مین تھی کہ بادشاہ کا آدمی بلانے کو آیا وہان جاکر مالک
عطا کو بیٹھا پایا بادشاہ نے پہلے امام سے پوچھا تم نے اس عورت کے سوال کا کیا جواب
آپنے اس جواب کا اعادہ کیا اور کہا مجھ سے جعفر صادق بہتر ہین کہ وہ اولاد رسول
سے ہین اور وہ متقی ہین نہ تو اور عالم ہین نہ تو بادشاہ نے مالک اور عطا سے پوچھا
بھی یہی جواب پایا تب حیران ہوکر رخصت کیا جب وہان سے نکلے عطا نے امام صادق
رکاب پکڑکر کہا آج تم نے ہمکو قتل سے بچایا کہ ہمارے موافق جواب دیا الغرض بادشاہ کو اس
جواب سے اور زیادہ کینہ ترہا یہانتک کہ ایک دن ہتھیار منگوا کر امام سے کہا عہدہ قضا
قبول کرو امام نے کہا مجھکو ہرگز صلاحیت نہین بادشاہ نے کہا تم جھوٹھ کہتے ہو تم کو
صلاحیت ہی فرمایا اگر یہ قول بادشاہ کا سچ ہے تو عجب ہے کہ بادشاہ جھوٹے کو قاضی
کرے والا میری عدم لیاقت ثابت ہوئی بادشاہ نے قسم کھائی مین خواہ مخواہ قاضی
کرونگا امام نے قسم کھائی کہ نہ مانونگا ربیع بن یونس دربان نے کہا بادشاہ قسم کھاتے ہین
تم نہین مانتے فرمایا بادشاہ کو قسم کا کفارہ دینا مجھ سے بہت آسان ہے جب اوسنے
بہت اصرار کیا امام نے فرمایا ای امیر المومنین خدا سے ڈر امانت نہ دے مگر اوسکو
خدا سے ڈرتا ہو واللہ ما انا مامون الرضا فکیف مامون الغضب وا
مین خوشی کی حالت مین مامون نہین غصہ مین کیونکر مامون ہونگا جب کسی طرح نہ مانا
قید کیا اور ہر روز دس کوڑے آپ کے سر مبارک پر پڑتے تھے امام نے فرمایا دنیا کا
کھانا آسان ہے آخر تین لوہے کے گرم گرز دن سے اور آپکا ردی مبارک اس

کیا اور دسوین دن جب سو پورے ہوئے تو سر سجدے مین رکہکر انتقال کیا

یہہ سانحہ رجب کے مہینے سن ڈیڑہ سو ہجری مین واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون

کہتے ہین دسوین دن زہر سے شہید کیا لوگونکی کثرت سے پانچ مرتبہ آپ

کے جنازہ کی نماز پڑہی گئی اور بغداد مین مقبرہ خیزران کی باب الطاق مین دفن

ہوئی اور سن آپ کا ستر برس کا ہوا - کذا فی تاریخ ابن خلکان کہتے ہین کہ امام صاحب

کی تین کتابین تصنیف ہین باقی زبانی منقول ہے - ایک کتاب العالم والمتعلم -

دوسری کتاب الرسالہ کہ ابو عثمان بستی کو بہیجے تہے تیسری فقہ اکبر کہ آپ کے شاگرد

ابو مطیع نے روایت کی ہے اور بعضے کہتے ہین کتاب مقصود صرف مین بہی لکہی

ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال وصفات الرجال -

ف فتح الخلاق للطایف المنن واخلاق مصنف نواب مولوی صدیق حسن خان بہادر

چہپی ہوپالی صفحہ ۱۴ سطر گیارہ مطبع مفید عام آگرہ -

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے سرے ہی سے کوئی تالیف نہین کی یہہ اونکا غایت تقویٰ

تہا اونکا علم صدور سے انکے تلامذہ کے لیا گیا ہی وہ بہی مجتہد تہے نہ مقلد -

صفحہ ۵۵ سطر ۹ - ایک شخص نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر رد کیا تہا ایک

روبیہ اسباب مین لکہکر میرے پاس لایا مین نے اسکو رد کیا اسکی بات نہ سنا

وہ میرے پاس سے چلا گیا اپنے گہر کے سر ہی سے گر پڑا اگر ٹوٹ گئی اتبک وہ

پڑے پڑے اپنے نفس پر بول وبراز کرتا ہی نسأل اللہ العافیہ - اسنے بارہا مجہکو

اپنی عیادت کے لئے بلایا مین ادباً للامام ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ - نزدیک اوسکے

نہ گیا کہ جو اونکے حق مین بے ادب ہی مین اوسکا دوستدار نہین ہون فقط -

اب یہان سے کلام مترجم اسکے بعد اس زمانہ آفت نشانہ مین ایک بلای عظیم بعض عیار
عمل بالحدیث مین یہ بہی عام ہوگئی ہے کہ وہ بے تکلف کمال جرأت وبہایت تہور
سے الفاظ گستاخانہ کا استعمال حق مین ائمہ کرام مجتہدین کے تحریراً و تقریراً کرتے
ہین۔ مقلدین مذاہب کی تو کچہ بہی حقیقت نزدیک اونکے نہین ہے وہ تو گویا سرے
ہی سے مسلمان نہین ہین حالانکہ یہہ خصال شرعاً انسان کے لئے موجب ہلاک
کے دارین مین ہین الخ

لواقح الانوار مین طبقات السادة الاخیار تالیف امام شعرانی شافعی رح
اس ترجمہ کا نام خیرة الخیرة مترجم نواب صدیق حسن خانصاحب

مطبوعہ بلدہ آگرہ مطبع مفید عام غرہ رجب ۱۳۰۴ سنہ ہجری نبوی صفحہ ۶۷

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رح سنہ ۸۰ مین پیدا ہوئے سنہ ۱۵۰ مین بعمر ۷۰ سال بغداد مین وفات
پائے انکے زمانہ مین چار صحابی تہے انس بن مالک عبد اللہ بن ابی اوفی سہل بن سعد ابو الطفیل
یہ سب کے بعد مرے۔ انپر بابت تولیت قضا کی زبردستی کیگئی سر پر ضرب شدید پہونچی بیدے
ایام مروان مین لاکن قضا قبول نہ کی جب رہا ہوئے کہا مجہکو غم اپنی مان کا اس ضرب سے بہی
اشد تہا۔ احمد بن حنبل جب انکا ذکر کرتے روتے ترحم فرماتے۔ پہر بعد اسکے ابو جعفر منصور نے
اکراہ کیا کوفہ سے بغداد مین بلا بہیجا انہون نے اختیار قضا سے انکار کیا قید ہوئے قید خانہ مین
وفات پائی منصور نے کئی بار حبس سے بلا کر دہمکایا کہا ای منصور اللہ سے ڈر مجہکو والی نکر اوسکو
مگر جو اللہ سے ڈرے واللہ مین رضا مین مامون نہین ہون پہر غضب مین کسطرح مامون ہونگا
بعض کہتے ہین کہ دو یا تین دن قاضی رہکر چہ دن بیمار پڑے پہر مر گئے سبحان اللہ تقوی
اسکا نام ہے۔

حکایت ابن الجوزی نے ذکر کیا ہی کہ منصور نے ابو حنیفہ رح و ثوری رح و مسعر رح و شریک رح
کو واسطے تولیت قضا کے بلایا تھا ابو حنیفہ رح نے کہا مین تم مین تخمینہ کرتا ہون مین تو حیلہ کر کے
بچ جاؤنگا مسعر احمق بنکر رہیگا سفیان بھاگ جائیگا شریک پھنس جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا
مسعر نے یہ تحامق کیا کہ جب پاس منصور کے گئے کہا کیف حالک وکیف عیالک وکیف حمیرک
وکیف دوابک منصور نے کہا اسکو نکالدو یہ تو دیوانہ ہی سفیان کو جب یہ خبر پہونچی کہ شریک
نے قضا قبول کی انکو چھوڑ دیا اور کہا مجھکو گریز ممکن تھا پھر تو کیون نہ بھاگا ابو حنیفہ رح خوش
لباس خوشبودار کثیر الکرم حسن المواسات تھے جب گھر سے باہر آتے تو خوشبو سے پہچانے
جاتے کہتے تھے جب مین نماز پڑھتا ہون تو اپنے ہر استاد و شاگرد کے لئے دعا کرتا ہون شافعی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے لوگ فقہ مین عیال ابو حنیفہ ہین رات کو نہ سوتے نماز پڑھتے جیسے
ایک سیخ جم گئی ہو کہتے ہین چالیس برس تک صبح وضوی عشا سے پڑہی قرضدار کے سایہ
دیوار مین نہ بیٹھتے تھے کہتے ہر قرض جو جاذب نفع ہو ربا ہے جس جگہ مرے وہان انہون نے
سات ہزار ختم قرآن کئے تھے۔ قیلولہ درمیان ظہر و عصر کرتے فرماتے قاضی رشوت لینے
سے معزول ہو جاتا ہی اگرچہ امام اسکو معزول نہ کرے۔

حکایت کسی نے پوچھا علقمہ افضل ہین یا اسود کہا واللہ ہم اس لایق بھی نہین ہین
کہ انکا ذکر کرین پھر انمین تفاضل کسطرح کرین۔

حکایت کسی نے بعد موت کے انکو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تم سے کیا کیا کہا مجھے
بخشدیا پوچھا علم کے سبب سے کہا ہیہات علم کے لئے شروط و آداب ہین تھوڑے لوگ ہین جو
اسکو بجا لاتے ہین کہا پھر کس بات پر کہا بقول الناس فی ما لیس فی انکے مناقب بہت ہین

کو حق مین ائمہ اربعہ مجتہدین رضی اللہ عنہم کے حسن اعتقاد رکھنا چاہیے بسبب اختلاف فروع مسایل کسی کی جناب مین بدگمان و بے ادب نہو اسلئے کہ سارے مجتہدین ایک چشمہ شریعت کبری سے مغترف ہین اقوال مجتہدین مین کوی قول ایسا نہین ہی جو مخالف نص یا اجماع کے ہو ہمارا اعتقاد حق مین سارے ائمہ کے یہ ہی کہ وہ بے نظر کرنیکی دلیل و برہان مین کوی بات نہین کہتے تھے جو قول انکا خارج از شریعت خیال کیا جاتا ہے وہ قصور ہمارے فہم و عدم عبور کا اوپر کتاب و سنت پر ہے۔ صفحہ ۱۷

پھر طریقہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو مشید بکتاب و سنت بتایا ہے علما سے ثنا و مدح امام کی نقل و حکایات کیا ہی یہ انکا کمال انصاف و تقوی ہی کہ باوجود شافعی ہونے کے اسقدر طول اور علم و کثرت مدح فضایل امام مین دیا ہے سو یہی بات ہمپر اور سارے اہل اسلام پر فرض ہے کہ ہم اپنی زبان و دل کو محبت جمیع ائمہ مجتہدین سے تر و تازہ رکھین کسی مذہب و طریقہ فقہ پر طاعن و جارح نہون یہ سارے امام ہمارے پیشوا تھے انہین کے طفیل سے ہمکو قرآن و حدیث پہونچا ہے انمین ہر شخص مطیع سنت تھا اصول ہین یہ سب ائمہ موافق جماعات صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے ہین۔ صفحہ ۱۹۹

حکایت ایکدن امام ابو حنیفہ نے دعا کی تھی آسمان سے مائدہ اترا اسطرح پر کہ ان کو معلوم بھی نہ ہوا۔

لطایف المنن والاخلاق فی بیان وجوب التحدث بنعمة اللہ علی الاطلاق

مصنف کتاب ہذا امام شعرانی شافعی رح

(اسکا ترجمہ) فتح الخلاق للطایف المنن والاخلاق مترجم نواب صدیق حسن خانصاحب بہادر

(صفحہ ۸۱ اور ۸۲) ایک انعام خدا کا مجہپر یہ ہی کہ حق کو کسی سے ... شیخ اور امام ...

دوست رکھتا ہی مین اسکو دوست رکھتا ہون اور جو کوئی دشمن رکھتا ہی مین اسکو دشمن رکھتا ہون
یہ قیام ہی ساتھہ حق واجب ان دونون کے اور اگر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ مین انکے اعدا کے ساتھہ
اظہار محبت کرتا ہون تو اسلئے کہ وہ اس محبت کی وجہ سے میری طرف مایل ہو تو مین اسکو ادب
انکے حق مین سکھا دون کچہ انکی خیانت کی راہ سے یہ اظہار نہین کرتا - امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رح
اور سعد بن جبیر رح اسی قدم پر تھے چنانچہ خلیفہ نے امام صاحب کو فتوی دینے سے منع کر دیا تھا ایک
شب انکے بیٹے نے انسے مسئلہ پوچھا اگر مسورون مین سے خون نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہی یا
نہین کچہ جواب نہ دیا اور فرمایا اپنے چچا حماد سے پوچھ کیونکہ امام نے مجھکو فتوی دینے سے روکدیا
ہی مین اسکی خیانت پس پشت نہ کرونگا انتہی - مین کہتا ہون شعرانی رح بظاہر منسوب طرف امام
شافعی کے تھے مگر اونکے مقام وادب کو دیکھنا چاہئے کہ عدو امام اعظم رح کے عدو تھے یہی بات ہر مسلمان
پر واجب ہی کہ جو شخص کسی امام کا ائمہ اربعہ مجتہدین مین سے دشمن ہو یہ بھی انکو دوست نہ رکھے
بلکہ دشمن جانے اسلئے کہ سب ائمہ مقام ادب وحفظ مرتبہ مین ایک حکم رکھتے ہین اور سب ہمارے
پیشوا تھے ہمنے حق وباطل کو انہین کے طفیل سے تمیز کیا ہے ہم تک دین اسلام انہین کی
ہی وجہ سے پہونچا ہے رضی اللہ عنہم اجمعین انتہی -

کلام المبین فی آیت رحمۃ للعالمین تصنیف مولانا مفتی محمد عنایت احمد

مطبوعہ مطبع نظامی کانپور صفحہ ۱۱

معجزہ ۵ از جامع المتاخر - صحیحین مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ جناب رسول صلعم
نے فرمایا کہ اگر دین ثریا پر لٹکا ہوا ہوگا تو بھی کچہ لوگ فارس کے اوسے پالین گے اور ایک روایت
مین ہی کہ آپنے فرمایا اگر علم ثریا پر معلق ہوگا تو کچہ لوگ فارس کے اوسے پالین گے انتہی ا

ز یعلم پیدا ہونگی سو مطابق اوسکے واقع ہوا حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ کہ اولاد ہرمزن نوشیروان
بادشاہ فارس سے ہین اتنے بڑے عالم و پیدا ہوئے کہ انکے سبب سے نفع عظیم امت
رسول صلعم کو باعتبار دین کے ہوا اور قیامت تک انکا فیض باقی رہیگا
گویا مصداق اتم اس حدیث کے وہی ہین فقط

تمت ۱۳۰۰

التماس

حسب دستور قاعدہ سرکاری رجسٹر ہوگئی ہی کوئی اسکو بلا اجازت نیازمند کے طبع کا
قصد نفرماوین جسقدر کتاب ہذا مطلوب ہو طلب پر مل سکتے ہین زیادہ خریدار کو
چاہئے خطوط سے معاملہ کو اپنے طی کرین فی کتاب مقررہ قیمت ۴ ر
جہان یہہ کتاب بکتی ہی اسکا یہہ پتا ہی مدراس ترملکھری اندرون کھاندر دار
نمبر ۲۶ مکان - مطبع احمد قلندر رمتیال پیٹ در بازار من اڑی نمبر ۸۸ دوکان
لشکر گاہ بنگلور متصل مسجد ابراہیم دوکان کتب احمد قلندر - کتب دیگر

بستان الصالحات در ذکر اولیا جو عورات پاکدامن رحمہ اللہ نثر اردو ۳
سعادت دارین در حقوق و آداب ابوین نثر اردو ۲ ر شرح پند لقمان نثر اردو ا
میزان العقاید فارسی نثر مصنفہ شاہ رشیدہ ابوالحسن قربی ویلوری قدس سرہٗ ۲
زاد الآخرت نثر فارسی مصنفہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ۵ ر چہل حدیث منظوم فارسی
مصنفہ شاہ رشیدہ کمال الدین عارف باللہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ ر نصاب کمالیہ منظوم ہذا ا